★ — شاہد تسنیم ایم اے

اسرائیل کے قیام میں قادیانیوں کا حصّہ

○

برطانوی سامراج کے خود کاشتہ پودے قادیانیت نے اسرائیل کی تعمیر و تشکیل میں جو حصّہ لیا یہ تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔ قادیانی تحریک عین اس زمانے میں شروع ہوئی جبکہ صیہونی تحریک کا آغاز ہوا۔ صیہونی تحریک انیسویں صدی کے اوائل میں جاری تھی ۱۸۷۰ء میں اس نے برگ و بار پیدا کئے اور ۱۸۹۵ء میں ایک یہودی صحافی تھیوڈر ہرازل نے علیحدہ یہودی سٹیٹ کا خاکہ پیش کیا[۱] ہرزل نے بسیل (سوئیٹزرلینڈ) میں یہودیوں کی ایک عالمی کانفرنس بلائی اور یہودی سیٹ کے لئے باقاعدہ پروگرام مرتب کیا۔

یہودیوں نے سامراجی طاقتوں سے گٹھ جوڑ کر کے دُنیا کے ان تمام ممالک میں صیہونی تحریک کی داغ بیل ڈالی جو برطانوی نوآبادیات تھیں، ہندوستان میں اس تحریک نے قادیانیت کے رُوپ میں جلوہ نمائی کی۔ مصر کے مشہور علمائے کرام عباس محمود العقاد، الشیخ محمد ابوزہرہ، الشیخ محب الدین الخطیب اور الشیخ محمد المدنی نے قادنیت کے اسلام دشمن بین الاقوامی کردار پر طویل تحقیق کے بعد پردہ اٹھایا ہے[۲] قادیانیوں کی سامراج نوازی جاسوسی اور استعمار پسندی کے سیاہ کارناموں نے اس تحریک کے حقیقی خدوخال کی وضاحت کر دی ہے۔ قادیانیت کے دو بڑے بڑے رُخ ہیں ایک سیاسی اور دوسرا دینی، سیاسی

---

[۱] دیکھئے THE IDEA OF JEWISH STATE BY BEN HALPERN

[۲] چٹان لاہور، ۹ فروری ۱۹۷۰ء

سطح پر قادیانیت استعمار کی ایک ذیلی تنظیم ہے اور دینی طور پر یہ جدید یہودیت ہے۔ مراکش کے مشہور ریسرچ سکالر ڈاکٹر عبدالکریم غلاب نے یہودی سازشوں پر تحقیق کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"قادیانیوں کے عقائد اٹھارویں صدی کے ان یہودی مستشرقین کی پیداوار ہیں جنھوں نے جہاد کو حرام قرار دینے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا" ۱؎

علامہ اقبال نے بھی قادیانیت کے بارے میں لکھا تھا:۔

"میرے نزدیک بہائیت، قادیانیت سے کہیں زیادہ مخلص ہے کیونکہ وہ کھلے طور پر اسلام سے باغی ہے جب کہ موخرالذکر اسلام کی چند اہم صورتوں کو ظاہری طور پر قائم رکھتی ہے لیکن باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مہلک ہے اس کا حاسد خدا کا تصور کہ جس کے پاس دشمنوں کے لئے لاتعداد زلزلے اور بیماریاں ہوں، اس کا نبی کے متعلق نجومی کا تخیل اور روح مسیح کے تسلسل کا عقیدہ وغیرہ یہ تمام چیزیں اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہیں کہ گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے" ۲؎

مرزا غلام احمد نے ہندوستان میں برطانوی صیہونیت پسندوں کی تحریک اینگلو اسرائیلزم کو کامیاب بنانے میں مدد دی۔ آپ نے عیسیٰؑ ابن مریم کی آمد ثانی کے اسلامی نظریے کی جگہ مثیل مسیح اور ایک ایسے موعود مسیح کا تصور پیش کیا جو یہودیت کا خاصہ رہا ہے۔ تاریخ میں ہمیں ایسے بہت سے یہودی کاہن ملتے ہیں جنھوں نے مسیح کا روپ دھار کر اسلام کے خلاف تحریکیں چلائیں اور مسلمانوں کی سلطنتوں کو پارہ پارہ کرنے میں حصہ لیا، اینگلو اسرائیلزم صیہونیوں کی ایک ایسی ہی عالمی تحریک تھی ۳؎ اینگلو اسرائیلیوں نے یہودی قوم پرستی کی تحریک کو مسیح موعود کا روپ

۱؎ چٹان لاہور، ۹ فروری ۱۹۷۰ء

۲؎ حرف اقبال مؤلفہ لطیف احمد شیروانی ص ۱۱۵

۳؎ برٹش انسائیکلوپیڈیا، زیر لفظ برٹش اسرائیلزم

دھار کر آگے بڑھایا ان کا دعویٰ تھا کہ اسرائیل کے دس قبائل ۷۲۱ ق م میں اور دیگر قبائل ۵۸۶ ق م میں جلاوطن ہوئے اور دُنیا کی بیشتر اقوام ان کی نسل سے ہیں ؎۱ یہودی مصنفوں نے بنی اسرائیلی نظریے کی بڑھ چڑھ کر تشہیر کی اور یہود کی جلاوطنی اور مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹ کر اسرائیلی کے قیام کے پروگرام کو تقویت پہنچائی۔

ہندوستان میں اس سیاسی پروپیگنڈے کو مرزا غلام احمد قادیانی نے ہوا دی۔ آپ نے بڑی فن کاری سے قبر مسیح کا مفروضہ گھڑا۔ اس سے آپ نے دوہرا کام لیا ایک تو اسے اپنے دعویٰ مسیحیت موعودہ کے لئے خام مواد کے طور پر استعمال کیا، دوسرے صیہونی پروپیگنڈے کو ہوا دی، قادیانیوں نے قبر مسیح کے ثبوت کے لئے اس پہلو کو خوب اُجاگر کیا، اس پر مستقل کتابیں تصنیف کی گئیں اور عالمی سطح پر اس کی تشہیر کرائی گئی۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز نے اس سلسلے میں خوب کام کیا۔

اسرائیل کے قیام میں قادیانیت نے دوسری خدمت یہ انجام دی کہ امریکہ کے صیہونیت نواز مدعی الیاس ثانی کے امریکہ کے علاقہ مشی گن میں یہودی شہر صیہون کے منصوبے کے خلاف پروپیگنڈا کر کے امریکہ میں صیہونی شہر کی جگہ فلسطین میں اس کے قیام میں مدد دی۔ ؎۲

مرزا قادیانی نے اپنے تمام عرصۂ ماموریت میں کبھی بھی یہودیت کے خلاف اس طرح محاذ قائم نہیں کیا جس طرح بزعم خود کسر صلیب کرتے رہے۔ ان کی پالیسی کا اصل رُخ یہ تھا کہ اسلام حقیقی مخالف قوت عیسائیت کو قرار دیا جاتے اور مسلمان اپنی تمام تر توجہ اسی طرح مبذول رکھیں اور یہودیت اور اسلام دشمن تحریک صیہونیت کی طرف توجہ مبذول نہ کریں، دوسری بات یہ تھی کہ مرزا قادیانی نے عیسائیت کو خوب جھاڑا لیکن انگریز کے خلاف ایک لفظ تک نہ کہا، ایک گھٹیا درجہ کے انگریز کی مرزا صاحب کی نظر

؎۱ انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس، زیر لفظ اینگلو اسرائیلزم

؎۲ مرزا قادیانی کی کتاب حقیقۃ الوحی ملاحظہ ہو۔

میں بڑی عزت تھی لیکن حضرت عیسیٰ کے لئے انھوں نے جو زبان اختیار کی ہے وہ سب پر عیاں ہے۔

مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد حکیم نور الدین نے مرزا صاحب کی پالیسی کو آگے بڑھایا اور برطانوی سامراج کی خیر خواہی کا حق ادا کر دیا، ان کے بعد قادیانی خلافت کی باگ ڈور مرزا محمود نے سنبھال لی، آپ کے آمرانہ دور میں اسرائیل کے قیام میں بڑی خدمت انجام دی گئی۔ آپ نے بین الاقوامی سطح پر سامراج کی بے پناہ اعانت کی۔ تخت خلافت سنبھالنے کے بعد آپ نے اسلامی ممالک کے لئے ایک عربی ٹریکٹ تصنیف کیا [1] جس میں مرزا صاحب قادیانی کے الہام "رومی سلطنت بیرونی دشمنوں سے مغلوب ہو جائیگی مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر غلبہ پائے گی" کی تشریح میں ترکی سلطنت کی تباہی اور برطانوی سامراج کی کامیابی کا وسیع پیمانے پر پروپگنڈا کیا، یہ وہ زمانہ تھا جب یہودیوں نے سامراجی طاقتوں سے مکمل گٹھ جوڑ کر لیا تھا۔ سامراج نہر سویز پر اس کی اقتصادی اہمیت کے پیش نظر قبضہ کرنے پر تلا ہوا تھا، دوسرے تیل کی بہتات والے علاقوں پر قبضہ سے سامراج کو معاشی فائدے حاصل ہوتے تھے۔ سامراج کا مقصد اسرائیل کو ایک فوجی اڈے کے طور پر استعمال کرنا تھا اور اس کے لئے ضروری تھا کہ ترکی سلطنت کا شیرازہ بکھیرا جائے [2] اس سامراجی منصوبے کی تکمیل میں قادیانیوں نے صیہونی یہود کا بھرپور ساتھ دیا۔

بالفور ڈیکلریشن کے بعد قادیانیوں نے صیہونیوں کی زبردست مدد کی، انگلستان میں قادیانی مبلغ لکھتا ہے:-

"بیت المقدس کے داخلہ پر اس ملک (انگلستان) میں بڑی خوشیاں منائی جا رہی ہیں میں نے یہاں کے اخبار میں اس پر ایک آرٹیکل دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے

---

[1] تاریخ احمدیت جلد پنجم

[2] دیکھئے ISRAEL BY D.R.ELSTON 2,

کہ یہ وعدہ کی زمین ہے جو یہود کو عطا کی گئی تھی مگر نبیوں کے انکار اور بالآخر مسیح کی عداوت نے ہمیشہ کے واسطے وہاں کی حکومت سے محروم کر دیا۔ ۔ ۔ ۔
بیت المقدس کے متعلق جو میرا مضمون یہاں کے اخبار میں شائع ہوا ہے اس کا ذکر میں اُوپر کر چکا ہوں اس کے متعلق مدبر اعظم برطانیہ کی طرف سے ان کے سیکرٹری نے شکریہ کا خط لکھا ہے فرماتے ہیں کہ مسٹر لائڈ جارج اس مضمون کی بہت قدر کرتے ہیں۔ ؎۱

۱۹۲۴ء میں لندن میں ایک مذہبی کانفرنس ویمبلے کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں مرزا محمود نے شمولیت کے لیے تیاری شروع کی اصل مقصد یہ تھا کہ عرب ممالک میں قادیانیت کے مستقبل کے کردار کا جائزہ لیا جائے۔ دمشق میں قیام کے دوران آپ سے سوال کیا گیا۔

سوال۔ الخلافۃ الاسلام کی نسبت آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: میں کسی کو خلافت کا مستحق نہیں سمجھتا وہ خلیفہ اسلامی جس کی اتباع تمام ترکی اور اور مغربی دنیا پر فرض ہے وہ میں ہوں" ؎۲

قادیانیوں نے عرب ممالک خصوصاً ترکی کے خلاف سیاسی پروپیگنڈا کے علاوہ فوجی طالع آزماؤں کی بھی پشت پناہی کی۔ اس لیے کہ سلطان ترکی کسی قیمت پر یہود کو فلسطین میں زمین دینے کے لیے تیار نہ تھا، مرزا محمود نے اپنے ایک خطبہ میں تسلیم کیا کہ کرد لیڈر سعد پاشا جس نے مصطفےٰ کمال کے زمانہ میں بغاوت کی قادیانی تھا۔ اور اس کا کورٹ مارشل ہوا اور اس کا بیان ترکی اخبارات میں شائع ہوا اور وہاں سے مصری اخبارات نے نقل کیا ؎۳

دورہ انگلستان کے دوران دمشق کے علاوہ فلسطین میں مرزا محمود نے خاص طور پر قیام کیا اور وہاں کے قائم مقام ہائی کمشنر سر گلبرٹ کلیٹن سے ملاقات کی ؎۴ یہود اور عرب تعلقات پر گفتگو

؎۱ الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۱۸ء
؎۲ فضل عمر کے زریں کارنامے، از ظفر اسلام قادیانی، فیض اللہ پریس قادیان، ص ۱۴۳
؎۳ الفضل ربوہ، ۱۸ فروری ۱۹۵۸ء
؎۴ تاریخ احمدیت

ہوئی جو بڑی مفید رہی۔ اس سفر کے بعد قادیانیوں نے مصر میں اپنی سرگرمیوں میں اضافہ کر دیا۔ شام میں جلال الدین شمس قادیانی پر قاتلانہ حملہ ہوا اور وہ فلسطین میں پناہ گزین ہوئے۔ [۱]
یہی وہ علاقہ تھا جہاں بیٹھ کر عرب ممالک کی سالمیت کے خلاف سازشیں کی جا سکتی تھیں۔

فلسطین میں عربوں پر طرح طرح کے مظالم توڑے گئے۔ یہودیوں نے ان کو گھر سے نکالا اور ان کا قتلِ عام کیا [۲] اس عرصے میں قادیانی پوری طرح سے یہودیوں کے ساتھ تھے ان کے مبلغ مسلمانوں کے خلاف انتشار اور افتراق پھیلانے میں سرگرم رہتے، سامراجی طاقتوں کے لئے جاسوسی کرتے اور ان کی وفادار جماعت کے طور پر کام کرتے۔ انھوں نے کبھی بھی عرب مظلوموں کی حمایت نہ کی اور نہ ہی ان سے اظہار ہمدردی کیا، غیر منقسم ہند میں عرب مہاجرین کے حق میں بہت تحریکیں چلائی گئیں قادیانیوں نے ان میں کوئی دلچسپی نہ لی الٹا ان تحریکوں کے مجوزوں کو مطعون کیا۔

قادیانیوں نے بڑی فن کاری سے یہود کی حمایت کی اور ان کے فلسطین پر قبضہ کے جواز پیش کیے۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز لکھتا ہے :۔

"اس پر (یہود کی بربادی) صرف اتنا زیادہ کرنا چاہتے ہیں کہ جب یہ فلسطین کے متعلق وعدہ خداوندی اس ایک شرط سے مشروط تھا جب تک خدا کے فرمانبردار رہیں گے یہ زمین اسمٰعیلیوں کی وراثت میں رہے گی تو محروم کی اصل وجہ پر نظر کر کے اس کا تدارک کرنا چاہیئے جو نتیجہ پہلے مسیح کے انکار کا تھا وہی نتیجہ مسیح کی آمد ثانی پر اس کے انکار سے ہونا لازمی ہے نیز سورۃ بنی اسرائیل کی آیت قرآنی وقلنا من بعدہ لبنی اسرائیل میں جو پیش گوئی ہے اس کو بھی پورا ہونا ہے پس یہود کے داخلہ وغلبہ پر رنج ہونا تو لازمی امر ہے اور اس کے لئے جدوجہد بھی ضروری ہے مگر محض برطانیہ پر الزام لگانا ٹھیک نہیں ہوگا کیونکہ یہ امر ازل

---

[۱] ۔ تاریخ احمدیت

[۲] دیکھیں ISRAEL AND THE PALESTINE ARABS BY DON PERETZ

سے مقرر ہے۔ یہود یروشلم کے علاقہ میں قریب زمانہ قیامت جمع کر دیے جائیں گے"[1]
صیہونی یہودیوں کے ساتھ قادیانیوں کے اُنہیں تعلقات کی بناء پر جن کے استوار کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً کوششیں کی جاتی رہیں ان کو اسرائیل میں پھلنے پھولنے کے مواقع مہیا کیے گئے ہیں، اسرائیل میں قادیانیوں کی مسجد، پریس، تعلیمی ادارے ہیں اور ایک رسالہ البشریٰ نکالا جاتا ہے۔ اسرائیل کا قادیانی مشن صیہونی تخریب کاروں سے تربیت حاصل کرکے عرب ممالک کی سالمیت کے خلاف سرگرم عمل ہے۔ یہ وہی مشن ہے جس کا بیڑا مرزا قادیانی نے اٹھایا تھا، اُنہوں نے کھُل کر عرب ممالک کے خلاف سازشوں کے جال پھیلائے اب وہی مقاصد در پردہ حاصل کیے جا رہے ہیں۔ یہودیوں کے مستقبل کے عزائم[2] اور قادیانی سازشوں پر نظر ڈالی جائے تو ایک افسوسناک تصویر ہمارے سامنے آتی ہے۔

پاکستان کی سالمیت پر ضرب کاری لگانے کے لیے یہودیوں نے عالمی سطح پر جو پروپیگنڈا کیا اور تخریب پسند عناصر کی عملاً مدد کی۔ قادیانی اس سازش میں پوری طرح ملوث تھے۔ مولوی فرید احمد نے اپنی کتاب، سورج بادلوں کی اوٹ میں، میں بار بار قادیانی، صیہونی گٹھ جوڑ کا ذکر کیا ہے اور صیہونیت کے دینی اور سیاسی کردار کی روشنی میں قادیانیوں کی کارروائیوں کو بے نقاب کیا ہے۔ آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ ایم۔ ایم احمد صیہونیتوں کے اشارے پر گول میز کانفرنس کے دوران سیاسی مداخلت کرتا رہا۔ مشرقی حصے کی علیحدگی کے بعد قادیانی بھرپور کوشش کر رہے ہیں کہ بچے کھچے پاکستان میں مرزائیل قائم کریں۔

---

[1] ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ ص۱۲ بابت سال ۱۹۳۶ ص۳۵

[2] ISRAEL BY ALEX WEINGROD